بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۷ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۸ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۷ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۷۵

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت شروع ہوگئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مختصر خطاب اور پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ افتتاح فرمایا

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کیلئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۶ اپریل ۔ کل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر "ایوان محمود" (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں جماعت احمدیہ پاکستان کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت جو خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دَور کی تیسری مجلس مشاورت ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ بجے سہ پہر ایوان محمود میں تشریف لاکر مختصر خطاب اور پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ۴ بجے سے ۵½ بجے تک جاری رہا ایجنڈے پر غور و فکر کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

نمائندگان کے ہال میں مقررہ نشستوں پر بیٹھنے کے بعد حضور چار بجے ایوان محمود میں تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہوکر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے مسند صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے کی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد حضور نے مجلس شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رہبر و ہادی بنے، ہمارے ذہنوں کو جلا بخشے، نمائندگان کو صحیح مشورے دینے اور مجھے صحیح فیصلے پر پہنچنے کی توفیق دے، پھر ساری جماعت کو یہ توفیق دے کہ جو فیصلے خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری کئے جائیں وہ خود بھی ان پر عمل پیرا ہوں اور آئندہ نسلوں کی وہ اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل پیرا ہوتی چلی جائیں اور اس طرح جماعت کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے ــــ اس مختصر دعائیہ خطاب کے بعد حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح مجلس شوریٰ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔

دعا سے فارغ ہونے پر حضور نے نمائندگان کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی جو عظیم مہم جاری کی ہے اس پر ایک اور سال بیت گیا ہے۔ اس ایک سال میں ہم نے مخالفین اسلام کی طرف سے بعض ایذا پہنچانے والی باتیں بھی سنیں اور بہت سی پیاری اور دل خوش کن باتیں بھی ہمارے کانوں میں پڑیں۔ جہاں ہم نے اس ایک سال میں یہ دیکھا کہ دہریت اور عیسائیت اسلام پر نہایت زور سے حملہ آور ہے وہاں ہم نے اسلام کی تائید میں خدائی رحمت کی بارشیں بھی برستی دیکھیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے جو لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ اور انہیں گھیر گھیر کر اسلام کی طرف لا رہے ہیں۔ گزشتہ سفر یورپ میں ہم نے جہاں پادریوں کو اسلام کے متعلق غلط باتیں اور غلط خیالات پھیلاتے دیکھا وہاں ہمیں خود غیر مسلموں میں ایسے لوگ بھی نظر آئے جنہوں نے وہاں کے اخبارات میں خطوط اور مضامین لکھ لکھ کر اپنے ہی پادریوں کی تردید کی اور اسلام کے خلاف ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ الغرض وہ عظیم جنگ جو اسلام اور طاغوتی طاقتوں کے درمیان جاری ہے اس میں جہاں مخالف طاقتیں پہلے سے زیادہ زور لگا رہی ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اسلام کی تائید میں زیادہ سرگرمی کے ساتھ مصروف کار ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۹/۱

ــ ربوہ ۶ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

[redacted]

ــ ربوہ ۶ اپریل ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۰

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○

کی تفسیر بیان کرکے اسلامی نظام شوریٰ کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا اس آیہ کریمہ کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے مشورہ لینے کا حق نبی کو یا نبی کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت پر خلیفۂ وقت کا یہ حق ہے کہ جب وہ مشورہ کے لئے بلائے تو اسے مشورہ دیں۔ کن لوگوں سے مشورہ لینا ہے کن امور کے متعلق مشورہ لینا ہے اور کس رنگ میں مشورہ لینا ہے ان سب باتوں کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا حق ہے۔ پھر مشورہ کے بعد عزم کرنا اور فیصلہ پر پہنچنا بھی خلیفۂ وقت کا کام ہے نیز جن لوگوں کو خلیفۂ وقت مشورہ کے لئے بلائے ان کے فرائض پر بھی حضور نے خطبہ کے دوران روشنی ڈالی۔ اور اسلامی نظام شوریٰ کی تفصیلات قرآن مجید کی متعدد آیات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

اعلانِ داخلہ

طبیہ کالج، جامعہ احمدیہ، ربوہ

بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن نے ربوہ میں طبیہ کالج منظور کیا ہے۔ پڑھائی انشاء اللہ اسی تعلیمی سال میں شروع ہو جائے گی۔ جو طالب علم جو طب پڑھنے کے شائق ہوں فوری طور پر اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں۔ معیار داخلہ میٹرک یا مولوی فاضل ہوگا۔ مکمل معلومات کے لئے دفتر جامعہ احمدیہ کو لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ، اپریل ۱۹۶۸ء

اسلامی مشاورت کی بناء تقویٰ ہے

جب الفضل کا یہ شمارہ دوستوں کے ہاتھ میں پہنچے گا۔ نمائندگان مجلس مشاورت مجلس مشاورت کے لئے ربوہ پہنچ چکے ہوں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ تمام مجالس نے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان قواعد وضوابط کو مدنظر رکھا ہوگا۔ اور ان ہدایات کے مطابق انتخاب کیا ہوگا جو الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

اسلام کے رو سے کوئی شخص اپنے آپ کو انتخاب کے لئے پیش نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ مغربی جمہوریت میں ہر شخص مجاز ہے کہ وہ چند قواعد کے مطابق خود انتخاب کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور نہ مغربی جمہوریت کی طرح اسلام میں کوئی شخص انتخاب کے لئے پروپیگنڈا کرسکتا ہے۔

اس وقت جمہوریت کا جو تصور ملکوں ملکوں میں پھیلا ہوا ہے وہ مغربی طرز کی جمہوریت کا ہے جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ لوگوں پر لوگوں کے ذریعہ لوگوں کی حکومت۔ جس میں بنیادی قانون اور دستور بھی لوگ ہی اپنی عقل سے وضع کرتے ہیں۔ کسی بالا قوت کے قانون کی پابندی لازم نہیں ہوتی۔ اسلام میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ قرآن وسنت کے مقررہ الٰہی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے انتخابات میں کوئی شخص کسی عہدے کے لئے خود اپنے آپکو پیش نہیں کرسکتا بلکہ مجلس کے ارکان جس کو متقی اور صاحب رائے خیال کرتے ہیں اس کا نام پیش کرتے ہیں تاہم اس میں بھی احتیاط ضروری ہے کہ کسی شخص کے حق میں یا اس کے خلاف کوئی شخص پروپیگنڈا کرنے کا مجاز نہیں۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام میں انتخاب کے لئے پارٹی بازی سخت ممنوع ہے کہ وہ بغیر جتھہ بندی کے اپنی رائے تقوےٰ اور ضمیر کے مطابق دے۔ اس طرح جو نمائندہ یا عہدہ دار منتخب ہوتا ہے اپنے حق کی وجہ سے منتخب نہیں ہوتا بلکہ مومن جس کو متقی اور صاحب رائے تصور کرتے ہیں وہی منتخب ہوتا ہے۔

اسلام میں تمام کاموں کی بنیاد تقوےٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس بنیادی اصول کے مطابق کوئی شخص مال و دولت رنگ و نسل یا اور کسی امتیازی وجہ سے کسی عہدے کا حقدار نہیں ہوجاتا اور نہ وہ خود میاں مٹھو بن سکتا ہے۔ کیونکہ تقوےٰ ایک ایسی صفت ہے جس کا کوئی شخص خود دعوےٰ نہیں کرتا بلکہ متقی وہی ہوتا ہے جس کے اعمال متقیوں کی مانند ہوتے ہیں اور کوئی شخص جو خود متقی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے متقی نہیں کہلا سکتا۔

قرآن کریم کے آغاز ہی میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

ہے یعنی صرف متقی لوگ ہی اس سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے متقی کی صفات بھی بیان کردی ہیں۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ
هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

یعنی متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے۔ نماز قائم کرتے اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے۔ وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا ہے اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی جزا سزا ان کو ملے گی۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں جو لوگ کسی عہدے یا کام کے لئے منتخب ہوتے ہیں ان کا انتخاب وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی تعریف کے مطابق متقی اور مومن ہوتے ہیں۔ انتخاب میں ذرا سی ملونی بھی دنیا کی نہیں ہونی چاہیئے اور نہ کسی مجلس کے نمائندگان جن کو اس طرح منتخب کیا گیا ہے کسی امر میں اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ جو ان کے اپنے ضمیر کے مطابق تقوےٰ کی حامل نہ ہو۔ اس طرح جو رائے قائم ہوتی ہے وہ دراصل تقوےٰ کے مطابق ہوتی ہے اور اسلام میں تمام امور اسی طرح تقوےٰ کے مطابق سرانجام پاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ہدایت فرمائی ہے کہ

شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

اور پھر یہ جو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ

اس کا حق اسی وقت پوری طرح ادا ہوتا ہے۔ جب وہ لوگ جن سے نبی اللہ یا نبی اللہ کا نائب یعنی خلیفہ وقت مشورہ کرے۔ وہ متقی اور صاحب رائے ہوں۔

اس پر بھی اللہ تعالےٰ نے نبی اللہ یا اس کے نائب اور خلیفہ کو ہدایت فرمائی ہے کہ ضروری نہیں کہ مجلس میں جو بات کثرت رائے سے طے ہو اسی کے مطابق ہی عمل کیا جاوے بلکہ مشورہ کے بعد بھی اللہ یا اس کا نائب (خلیفہ وقت) جو رائے قائم کرے اس کو جامہ عمل پہنائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

یعنی جو تو ارادہ کرے اللہ تعالےٰ پر توکل کرکے اس پر عمل کریں۔ الغرض اسلام میں ہر کام کی بنیاد توکل علی اللہ پر ہے نہ کہ کثرت رائے پر۔

ہمیں یقین ہے کہ جو نمائندگان مختلف مجالس کی طرف سے مجلس مشاورت میں حصہ لینے کے لئے منتخب ہوکر آئے ہیں۔ وہ اوپر بیان کردہ الٰہی منشاء کے مطابق ہی منتخب ہوکر آئے ہیں۔ اور وہ کسی امر میں اپنا مشورہ یا رائے دیتے وقت الٰہی منشاء کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ضمیر کے مطابق عمل کریں گے۔ اور ہر امر کے متعلق جو فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اس کو الٰہی منشاء تسلیم کرکے خوشی سے اس پر اپنے اپنے تعلق کی حد تک عمل پیرا ہوں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آزاد وہی ہے جو ہے پابندِ محمدﷺ

ہے عکرمہؓ اعجازِ خداوندِ محمدﷺ
فرزندِ ابوجہل ہے فرزندِ محمدﷺ

ہیں مارکسی کفر کے جنگل میں صد افسوس
امصارِ بخارا و سمرقندِ محمدﷺ

مجنوں ہی پہ کھُل سکتا ہے لیلیٰ کا تجمّل
کھو ہوش جو بنتا ہے خردمندِ محمدﷺ

جبریل کے پر اس کو عطا ہوتے ہیں تنویرؔ
آزاد وہی ہے جو ہے پابندِ محمدﷺ

تنویرؔ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت

حضورؑ کے اپنے ملفوظات کی روشنی میں

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے۔ ربوہ)

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ آپ کی بعثت قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوئی اور پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے تائید و نصرت کے ہزارہا نشانات بھی آپؑ کے حق میں ظاہر ہوئے اور برابر ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ سب امور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت، عظمت شان اور بلند منصب پر گواہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی بلند شان کا اندازہ اس عظیم مقصد اور غرض و غایت سے بھی ہو سکتا ہے جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس زمانہ میں مبعوث کیا۔ آپ کی آمد کی اصل غرض اور علّتِ غائی کیا ہے؟ یہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیشِ خدمت ہے کیونکہ اس بارہ میں آپ کے بیانات بنیادی اور اساسی حیثیت رکھتے ہیں اور سب سے بہتر رنگ میں حقیقت کے ترجمان ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا خاکسار نے اس عنوان پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب کے حوالہ جات درج تھے۔ اس مضمون میں حضور علیہ السلام کے پاکیزہ ملفوظات سے منتخب حوالہ جات درج ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مضمون گویا سابقہ مضمون کی ہی دوسری کڑی ہے۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تاکہ وہ اِس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۷)

(۲)

"مخالفین الزام لگاتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا اور مسلمان یوں اسے سچا کر دینا چاہتے ہیں اور معمولی کرامات و معجزات سے بھی یورپ و دیگر نصاریٰ پر اثر نہیں پڑ سکتا اس لئے کہ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے جو نشان دکھلائیں گے۔ پھر اب کیا ہے بجز اس کے کہ کوئی ایسی حجت ظاہر ہو جس کے آگے گردنیں خم ہو جائیں اور وہ وہی راہ ہے جو خدا میرے ہاتھ سے پوری کرے گا۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۸)

(۳)

ہمارا سب کاروبار دینی ہے۔۔۔ ہمارا کوئی نیا طریق نہیں بلکہ لوگوں کے اس اعتقادی طریق کو جو کہ ہر طرح سے ان کے لئے خطرناک ہے دُور کرنا اور ان کے دلوں سے نکالنا ہمارا اصل منشاء اور مقصود ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۱)

(۴)

ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصّہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔۔۔ غرض ہم جو اشتہار دے دے کر لوگوں کو بلاتے ہیں تو ہماری یہی آرزو ہے کہ ان کو اس خدا کا پتہ دیں جسے ہم نے پایا اور دیکھا ہے اور وہ اقرب راہ بتلائیں جس سے انسان جلد باخدا ہو جاتا ہے۔۔۔ اور یہ بدوں اس راہ کے جو ہماری راہ ہے میسّر نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۲۱-۳۲۲)

(۵)

"اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۴۸)

(۶)

"خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے ان کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں۔۔۔ مجھے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۴۱)

(۷)

"اس چودھویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا تا کہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دُور کروں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا جواب دوں اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں خصوصیت کے ساتھ وہ مذہب جو صلیبی مذہب ہے یعنی عیسائی مذہب، اس کے غلط اعتقادات کا استیصال کروں جو انسان کے لئے خطرناک طور پر مضر ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳۳۲)

(۸)

قرآن مجید کے ذکر میں فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائنِ مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالےٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزّت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزّہ و مقدس کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۶۰)

(۹)

"میں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۱)

(۱۰)

"خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے اس زمانہ میں جس کو پھر ایمان زندہ کرنے کے لئے مامور کیا اور اس نے بھیجا کہ تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں۔۔۔۔۔۔ وہ کون؟ وہی جو تم میں کھڑا بول رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۴)

(۱۱)

"یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تاکہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کِس طرح پر انسان اللہ تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۲)

(۱۲)

اپنی جماعت کے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اَور ہوں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۶۷)

(۱۳)

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۳۲)

(۱۴)

"اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے۔ اس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۶۲)

(۱۵)

"اسلام پر ذلّت کا وقت آ چکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک زمانہ

ہیں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"
(ملفوظات جلد دوم صـ۱۹۲)

(۱۶)

"لوگ جب اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم صـ۱۹۳)

(۱۷)

"مَیں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔"
(ملفوظات جلد دوم صـ۲۷۶-۲۷۷)

(۱۸)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں۔"
(ملفوظات جلد دوم صـ۲۸۵)

(۱۹)

"اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہوں۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۱۱)

(۲۰)

"یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو مَیں پورا کرنا چاہتا ہوں جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانے کی محسوس کرتا ہے جو گناہ کی زنجیریں ہیں۔ اسے اسی طریق پر نجات ملے گی ..... انسانی جذبات پر انسان کو اسی وقت کامل فتح مل سکتی ہے اور شیطان اور اس کی ذرّیت کی شکست کا وہی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل پر ایک درخشاں یقین نازل ہو کہ خدا ہے اور اس کی پاک صفات کے صریح خلاف ہے کہ کوئی گناہ کرے اور گناہگاروں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے اور پاکبازوں کو اس کا فضل و رحمت ہر بلا سے نجات دیتے ہیں۔ اور یہ معرفت اور یہ یقین حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ایسے لوگوں کے پاس ایک عرصہ تک نہ رہیں جو خدا تعالیٰ سے شدید تعلق رکھتے ہیں اور نہ اسے لے کر مخلوق کو پہنچاتے ہیں۔ بس یہی ہماری غرض ہے جو لے کر ہم دنیا میں آئے ہیں۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۲۱)

(۲۱)

"وہ عظیم ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو۔ ایک ہی ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں۔ خود جنہوں نے اس سے سُن لیا ہے کہ وہ ایک قادر مطلق اور عالم الغیب تمام صفاتِ کاملہ سے موصوف خدا ہے ... پس مَیں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوتِ یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۳۱)

(۲۲)

"مَیں انسان کو گناہ سے بچنے کا حقیقی ذریعہ بتاتا ہوں اور خدا تعالیٰ پر سچا ایمان پیدا کرنے کی راہ دکھاتا ہوں یہی میرا مقصد ہے جس کو لے کر مَیں دنیا میں آیا ہوں۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۳۳)

(۲۳)

"ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں .... ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لئے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۹۱)

(۲۴)

"اس امت (امتِ محمدیہ۔ ناقل) کے لئے مثیل موسیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے چودھویں صدی پر مسیح موعود مبعوث کیا گیا تا اپنی پاک تعلیم کے ذریعہ جہاد کے غلط خیال کی اصلاح کر دے اور ثابت کر دے کہ اسلام تلوار سے ہرگز نہیں پھیلایا گیا بلکہ اسلام اپنے حقائق اور معارف کی وجہ سے پھیلا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۱۲۰)

(۲۵)

"مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دُور کرے اور اپنی حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کی ذاتی جذب، ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۱۷۶)

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا قائم کردہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول

۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں جو سکول جاری فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ادارہ اپنی مفوّضہ اغراض کو ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرپرستی میں پورا کرنے کی سعی کر رہا ہے اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت کی مخصوص ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا اہتمام کر رہا ہے۔ سکول کے قیام کا اصل مقصد یہ تھا کہ یہاں سے ایسے نوجوان نکلیں جو اسلام کو سمجھیں اور حضورؑ کے خلفاء اور مرکز میں رہنے والے بزرگوں کی صحبت میں وقت گزار کر دنیا میں اسلام کی ترویج اور اشاعت کے جذبہ سے سرشار ہوں اور ملک و ملّت کی خدمت سرانجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ منتظمینِ سکول اس بلند مقصد کو سامنے رکھ کر حتی المقدور سکول کو مثالی بنانے میں کوشاں ہیں اور خلیفۂ وقت کی اِن ہدایات پر جو حضور سکول اور عملہ کے لئے وقتاً فوقتاً جاری فرماتے رہتے ہیں کاربند رہنے کی سعادت پانے کے متمنّی ہیں۔

احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس سکول سے پورا پورا استفادہ کریں اور اپنے بچّوں کو مرکز میں بھجوا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ فیض سے فیضیاب ہوں۔ بچّوں کو صحیح تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع دیں اور مرکزی نظام کی برکات سے متمتع ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیا تعلیمی سال ۱۶۔ اپریل سے شروع ہو رہا ہے احباب شروع سیشن میں ہی بچّوں کو تعلیم کے لئے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار محمد ابراہیم
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب صدیقی میرپور خاص میں بعارضہ دل بیمار رہیں ان کا فون آنے پر مَیں بھی وہاں پہنچا تھا اور انہیں نہایت کمزور اور پریشان کُن حالت میں پایا۔ آٹھ نو دن اپنی سمجھ کے مطابق ان کا علاج کرتا رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کافی افاقہ ہے تاہم ابھی وہ بستر پر ہی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی خوبیوں اور جماعتی خدمات کے لحاظ سے ایک قابلِ قدر وجود ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد۔ فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

برائے توجّہ مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ مارچ ختم ہو چکا ہے لیکن بہت سی مجالس نے ابھی تک ماہ مارچ کا وصول شدہ چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا۔ تمام ایسی مجالس سے التماس ہے کہ ان کے پاس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی جو رقوم جمع شدہ ہوں فوری طور پر مرکز کو ارسال کریں اور آئندہ ماہ بماہ چندہ مرکز کو ارسال کرتے رہیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک "وقف عارضی" کی افادیت کے چند پہلو

از مکرم فضل الرحمن صاحب راولپنڈی

(۲)

اس تحریک سے جماعتوں کے درمیان مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک واقف عارضی اپنی جماعت کا اعلیٰ انتظام دوسری جماعت میں جا کر بیان کرتا ہے تو اس سے دوسری جماعت کے اندر بھی وہی روح پیدا ہوتی ہے اور اس جماعت کی طرح آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی واقف عارضی اپنی کسی سست جماعت سے کسی بیدار جماعت میں جاتا ہے اور پھر جب واپس آتا ہے تو اس بیدار جماعت کی تعلیمی تربیتی اور انتظامی ترقیوں کا اثر لا کر اپنی جماعت کو دیتا ہے تو اس کے نتیجہ میں بھی آپس میں ترقی کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے اور اس طرح جماعت کی تربیت اور انتظام تبلیغ کا قدم تیز سے تیز ہوتا چلا جاتا ہے۔

جماعت کی تربیت کے لئے رشتہ ناطہ کی مشکلات بھی حل ہونی ضروری ہیں بعض گھروں میں رشتہ مناسب تلاش کرنے میں علی دقتیں ہیں لیکن جب دو واقفین ایک جماعت میں جاتے ہیں تو اگرچہ دفتر کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت نہ بھی ہو مگر بغیر کسی ہدایت کے تین جماعتوں کے حالات بیک وقت سامنے آجاتے ہیں اور اس طرح رشتہ ناطہ کی مشکلات بھی خدا کے فضل سے تین جماعتوں کے اس وسیع تعلق کے نتیجہ میں کافی حد تک دور ہو سکتی ہیں

نویں برکت اس تحریک کی یہ ہے کہ مساوات کی بنیاد پڑتی ہے اور امیر اور غریب کی بنیاد پر جو فساد دنیا میں پھیل رہا ہے۔ وہ ختم ہو جاتا ہے قرآنی نقطۂ نگاہ سے مساوات تقویٰ پر قائم ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

کہ تمہارے تعلقات عزت کے اس اصول پر نہیں ہونے چاہئیں کہ فلاں شخص گورے رنگ کا ہے یا فلاں شخص امیر ہے اور فلاں فلاں قوم سے ہے اور تمہارے تعلقات اور تمہاری عزت کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں۔ پس جب واقفین عارضی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق دو دو کے وفود میں جماعتوں میں جاتے ہیں تو بسا اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک ساتھی تو امیر ہے اور دوسرا غریب مگر ۱۵ دن متواتر اکٹھے رہنے۔ کھانے پینے اور جماعت کی تربیت کا کام کرنے کے نتیجہ میں یہ شاندار مثالی اخوت کی قائم ہو جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تعلیم سامنے آجاتی ہے کہ

"تم آپس میں اس طرح ہو
جاؤ جیسے ایک پیٹ سے
نکلے ہوئے دو بھائی"

اور دسویں برکت اس خدائی تحریک کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مخلصین کو محنت شاقہ کی عادت پڑتی ہے اور سادہ زندگی قائم ہوتی ہے جو آج کے دور میں اشاعت اسلام کے لئے ضروری ہے مثال کے طور پر ایک شخص گھر پر اچھی نعمتیں کھاتا ہے۔ ملازمین ہیں کوئی تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ پکا پکایا کھانا سامنے آجاتا ہے اور اپنی حسب پسند اشیاء ہر وقت ملتی ہیں مگر جب کسی دوسری جماعت میں بطور مہمان اور مسافر کے جاتا ہے تو وہاں یہ بات میسر نہیں ہوتی کسی نہ کسی حد تک زندگی میں مشکل برداشت کرنی پڑتی ہے تو اس طرح محنت شاقہ اور قوت ریاضت کی مشق ہوتی ہے اور وقار عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر خود پکائے گا تب بھی تکلیف اٹھائے گا اور اگر کسی ہوٹل میں کھانا شروع کرے گا تب بھی اسے حسب پسند اشیاء مہیا نہ ہوں گی تو ۱۵ دن متواتر یہ عمل کرنے سے اسے سادہ زندگی کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

اس محنت شاقہ کے نتیجہ میں ان مبلغین کرام کی زندگیاں اس کی نظر کے سامنے ہوں گی جنہوں نے ہم سے ہزاروں میل دور جا کر اللہ کی خاطر مشکلات برداشت کیں اور کر رہے ہیں نہ آرام میسر۔ نہ مکان میسر نہ بیوی نہ بچے اپنے پاس اور نہ اخراجات کے پورے وسائل میسر یہ سب حالات مسلسل کئی کئی سال تک برداشت کر کے ان واقفین زندگیوں نے اسلام پھیلایا جب اس قسم کی زندگی اختیار کرے گا اور مبلغین کرام کی زندگی سامنے ہوگی تو اگر خود کوئی شخص نہیں جا سکتا تو وہاں گئے ہوئے مبلغین کرام کے لئے اعانت کی تحریک دل میں پیدا ہوگی اور سلسلہ کی مالی ضروریات کے لئے قربانیوں کا قدم خود بھی اٹھائے گا اور جماعت میں بھی تحریک کرے گا۔ انشاء اللہ اس تحریک کے نتیجہ میں جماعت کے چندوں پر بھی اثر پڑے گا۔

اگر مخلصین جماعت غور و فکر کریں تو اس کے علاوہ بھی بہت سی برکتیں ہیں جو اس تحریک کے نتیجہ میں جماعت کو مل سکتی ہیں۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ آمین

اس ماہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی ترسیل کی خاطر

کارکنانِ مال کیلئے خصوصی ہدایات

یہ مہینہ یعنی ماہ اپریل صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس مہینہ کے وصول شدہ چندے مہینہ ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دئے جاویں۔

چونکہ ماہوار چندے زیادہ تر مہینہ کے شروع میں ہی وصول ہو جاتے ہیں۔ اسلئے تمام کارکنانِ مال کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ دس بارہ اپریل تک جتنی رقم وصول ہو چکی ہو وہ لازماً پندرہ اپریل سے پہلے پہلے مرکز کو روانہ کر دی جائے اور اس کے بعد جو رقم وصول ہو وہ بیس بائیس تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائے۔ مزید وصولی کے انتظار میں ان تاریخوں تک وصول شدہ رقوم مقامی طور پر ہرگز نہ روکی جائیں۔

بیس بائیس تاریخ کے بعد جو رقوم وصول ہوں۔ ان کے متعلق بھی امکانی کوشش کی جائے کہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے یہاں پہنچ جائیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت پچیس تاریخ کے بعد کی وصول شدہ رقم (اور دور کی کوئی جماعت ۲۰۔۲۲ تاریخ کے بعد کی وصول شدہ کوئی رقم) ۳۰ اپریل تک خزانہ ربوہ میں جمع نہ کرا سکیں۔ تو ان سے گرفت نہیں کی جائے گی۔ البتہ جو جماعتیں پہلے دو تین ہفتوں کی وصولی اس ماہ کے اندر داخل خزانہ نہ کرائیں۔ وہ قابل الزام ٹھہریں گی۔ اسلئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ مزید وصولی کی توقع پر پہلی وصول شدہ رقوم نہ روکیں اور اس آخری مہینہ میں وصولی کی زیادہ سے زیادہ کوشش کے ساتھ ساتھ وصول شدہ رقوم کے بروقت بھجوانے کا بھی خیال رکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ضروری اعلان

محترم محمد عبد الرحمان صاحب وصیت نمبر ۲۹ ولد الٰہی بخش صاحب ساکن پڈھانہ ضلع لاہور نے مورخہ ۴۰/۸/۲۱ء کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کی تھی ان کے پتہ وغیرہ کا دفتر کو علم نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہی انہوں نے کبھی کوئی ادائیگی کی ہے۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی وصیت کو ریزولیوشن مورخہ ۲۵ کے ذریعہ منسوخ کر دیا ہے۔ بذریعہ اعلان موصی مذکور کو ان کی منسوخیٔ وصیت کی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے چونتیسویں سال کی فہرست سابقون ربوہ

(قسط چہارم)

۱	مکرم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل	--	۱۵
۲	" سید اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر	--	۲۰
۳	مکرمہ عذرا سلطانہ بیگم محمود احمد صاحب کھوکھر	--	۱۰
۴	" امۃ الحفیظ صاحبہ فضل عمر جونیئر سکول	۵۰	۱۶
۵	" مکرم سید محمد یونس شاہ صاحب	--	۱۰
۶	" انوری بیگم ڈاکٹر سردار علی صاحب	--	۱۱
۷	محمد اسمٰعیل صاحب	۵۰	۱۸
۸	" میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ	۸۸	۱۲
۹	" میاں محمد عبد اللہ صاحب ہڑسیاں والے	--	۱۴
۱۰	" بابا اللہ دتا صاحب پنشنر مع بیگم صاحبہ	--	۲۸
۱۱	" سید عبد الرحمان شاہ صاحب	۳۱	۴۳
۱۲	" سید بشیر احمد شاہ صاحب	۲۰	۱۰
۱۳	" " منجانب محمودہ بیگم صاحبہ و بچگان	۸۰	۱۵
۱۴	مکرمہ بیگم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	--	۲۸
۱۵	" رشیدہ سلطانہ بیگم حاجی عبد الکریم صاحب	--	۱۲
۱۶	مکرم محمد عبد اللہ صاحب کارکن وقف جدید	--	۱۰
۱۷	مکرمہ ذکیہ بیگم سلیم احمد صاحب	--	۱۰
۱۸	مکرم حافظ شیخ محمد یعقوب صاحب اسلم	۲۰	۱۰
۱۹	مکرمہ سلمیٰ بیگم چوہدری شبیر احمد صاحب	--	۲۴
۲۰	مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب پنشنر تحریک جدید	--	۱۷
۲۱	" منجانب مکرمہ زینب بی بی صاحبہ	۲۵	۱۰
۲۲	مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب	--	۴۱
۲۳	مکرمہ بیگم محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال	--	۱۰
۲۴	مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کارکن تحریک جدید بشمول امۃ الحفیظ صاحبہ	۴۳	۱۵
۲۵	مکرم پیر عبد الحمید صاحب	۵۰	۱۳
۲۶	مکرمہ بیگم ماسٹر ضیاء الدین صاحب	--	۰۳
۲۷	مکرم مستری عبد العزیز صاحب سائیکل ورکس	--	۱۲
۲۸	مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب مع لواحقین	--	۲۱
۲۹	" ڈاکٹر نصر احمد دین صاحب	--	۱۱
۳۰	ملک محمد بوٹا صاحب ٹانگہ والے	--	۱۶
۳۱	مکرم مستری شمس الدین صاحب	۳۵	۱۱
۳۲	" میاں محمد یوسف خان صاحب	۲۵	۲۱
۳۳	" چوہدری احسان الرحمٰن صاحب وکالت مال	--	۱۸
۳۴	" مرزا عبد اللطیف صاحب مع والدہ صاحبہ	--	۱۰
۳۵	" ماسٹر بشارت احمد صاحب	--	۱۱
۳۶	" چوہدری محمد حسین صاحب مع لواحقین	--	۹۱
۳۷	" ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال	--	۲۱
۳۸	" ماسٹر شیر علی صاحب	--	۱۰
۳۹	" حکیم عطاء الرحمان صاحب	--	۱۰
۴۰	" ملک ولایت خان صاحب نائب ایڈیٹر	--	۳۸
۴۱	" ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب	--	۸
۴۲	" مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب وکالت مال مع لواحقین	۵۰	۲۲
۴۳	" چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	--	۲۰
۴۴	" صوبیدار مختار محمود صاحب وکالت تبشیر	۵۰	۴۱

ان جملہ مخلصین کے لئے جملہ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نماز اور انصار اللہ

جماعت احمدیہ میں انصار اللہ کا طبقہ ایسی عمر کو پہنچا ہوا ہوتا ہے جبکہ اسے نہ صرف اپنی بلکہ ماحول کی فکر کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اسلئے انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ نماز باجماعت کی نیکی صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کے ماحول میں جس قدر بھی مسلمان کہلانے والوں تک ان کی رسائی ہو سکے وہ انہیں نماز باجماعت کی تلقین کرتے رہیں۔ انہیں اپنی جماعت میں سے خواہ طفل ہو یا خادم یا انصار غرض سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے والی حسب ذیل اہم شرط کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

"شرط سوم" بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور اسکی تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۸ مئی تک ربوہ میں جاری رہیگی قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ کوشش فرمائیں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔ دیگر تفصیلات کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا تعالےٰ کے فضل سے

رسالہ تشحیذ بچوں کی تربیت کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ عہدیداران اطفال کو چاہیئے کہ تشحیذ کے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار بنائیں۔ نیز بچوں کو اسکے مطالعہ اور درس میں کثرت سے مضامین وغیرہ بھجواتے رہنے کی تحریک کریں۔ رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے تاہم خاص حالات میں غرباء اور مستحقین کے لئے (قائد مجلس کی سفارش پر) قیمت میں رعایت کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح و رخصتانہ

عزیزم رشید احمد ارشد ابن حاجی محمد دین صاحب آف تہال درویش مرحوم کا نکاح رضیہ بیگم بنت مکرم شیخ رفیع الدین صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر احمدیہ ہال میں یکم مارچ کو مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھا۔

۲۵ مارچ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(محمد اجمل شاہد مربی کراچی)

درخواست دعا

میرا بھائی مسمی سلطان احمد کافی عرصہ سے بیمار تھا۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے ڈاکٹروں نے تلی کا اپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کریں۔ (محمد سعید احمد بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

درخواست دُعا

ان جماعتوں کی فہرست جنہوں نے سابقہ اعلانات کے بعد اپنا صدر انجمن کے چندوں کا تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔ اور جن کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں ان کی فہرست احباب کی اطلاع اور دعا کے لئے نیچے درج ہے۔ (نظارت بیت المال آمد)

ا۔ چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو مدات کا بجٹ پورا

ضلع سرگودھا :- مڈھ رانجھا
ضلع لائلپور :- چک ۱۲۱ گ ب چوہڑی
آزاد کشمیر :- کجاہڑہ
ضلع ساہیوال :- ایل پلاٹ
ضلع تھرپارکر :- چک ۲۷ نمبر الفلاحیو
ضلع سیالکوٹ :- ڈوگری گھمن۔ اکہ قافیال
ضلع مردان :- ڈھیری
ضلع بہاولپور :- چک ۲۳ ایم۔ بی۔ آر۔ او
ضلع حیدرآباد :- کلارچی

۲۸

ب۔ چندہ عام وحصہ آمد کا بجٹ پورا اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی تدریجی بجٹ سے زیادہ

ضلع لائلپور :- چک ۲۷۸ ج ب تبرکا۔ چک ۲۶۱ ر ب ادھوروالی۔
ضلع شیخوپورہ :- چک ۱۱ ر ب چہور
ضلع ساہیوال :- دیپالپور

ج۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا اور چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی تدریجی بجٹ سے زیادہ

ضلع لائلپور :- چک ۲۳۲ ر ب کوٹلی جنڈانگو دالا۔ چک ۴۴ ر ب بیانہ ضلع سیالکوٹ :- گھنوکے ججہ بوایکے۔ چوہدر کاہلو
ضلع مظفرگڑھ :- چک ۳۶۸ ٹی۔ ڈی۔ اے
ضلع ساہیوال :- چک ۳۰ / ۴ ایل
ضلع تھرپارکر :- کریم نگر فارم نورنگر فارم

د۔ چندہ عام وحصہ آمد کا بجٹ پورا۔ جلسہ سالانہ کی وصولی تدریجی بجٹ سے کم

مرکز ربوہ :- دارالعلوم
ضلع میانوالی :- چک ۱۷ ٹی۔ ڈی۔ اے
ضلع گوجرانوالہ :- الیون آباد
ضلع سیالکوٹ :- بہلولپور۔ وسنکے
ضلع جہلم :- چک جمال
ضلع ملتان :- بستی عبدالحکیم
ضلع بہاولپور :- چک ۶۳ ڈی نمبر ش
ضلع سرگودھا :- چک ۹ ر پنیار
ضلع شیخوپورہ :- بھیکی خاص
ضلع لائلپور :- چک ۵۶۳ گ ب
ضلع گجرات :- کوڑیالہ۔ منڈی بہاؤالدین
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان :- ٹانک
ضلع ساہیوال :- پاکپتن
ضلع تھرپارکر :- نوکوٹ

ہ۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا۔ اور چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی تدریجی بجٹ سے کم

ضلع لائلپور :- ماموں کانجن
ضلع پشاور :- پبی
ضلع نواب شاہ :- گوٹھ بشیرآباد
ضلع گوجرانوالہ :- حافظ آباد
ضلع جہلم :- دوالمیال
ضلع حیدرآباد :- ٹنڈو محمد خان

و۔ چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو مدات کی وصولی تدریجی بجٹ سے زیادہ

ضلع میانوالی :- بھکر
ضلع ساہیوال :- قبولہ
ضلع نواب شاہ :- گوٹھ جالپور
ضلع سیالکوٹ :- ناروال
ضلع شیخوپورہ :- گوٹھ فتح دین
ضلع تھرپارکر :- احمدآباد اسٹیٹ

ز۔ صرف چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی تدریجی بجٹ سے زیادہ

ضلع لائلپور :- چک ۲۸۷ ج ب پلاسور
ضلع گوجرانوالہ :- مانگٹ اونچے
ضلع گجرات :- کیرانوالہ
ضلع ملتان :- جہانیاں
ضلع لاڑکانہ :- لاڑکانہ
ضلع مظفرگڑھ :- چک ۳۲۵ ٹی۔ ڈی۔ اے
ضلع ساہیوال :- چک ۳۲۵ ای۔ بی
ضلع دادو :- دادو

ح۔ صرف چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی تدریجی بجٹ سے زیادہ

ضلع جھنگ :- احمدنگر متصل ربوہ
ضلع لاہور :- کاسس
ضلع جہلم :- چکوال
ضلع ملتان :- کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ
ضلع لائلپور :- چک ۸۹ ج ب رتن
ضلع سیالکوٹ :- موسے والا۔ کنجروڑ
آزاد کشمیر :- باغ
مشرقی پاکستان :- سلطانپور

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کریں تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی جائیداد خریدنی چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ

اعلان نکاح

اخویم ملک اللہ داد صاحب ولد سلطان محمد ملک صاحب ساکن چک ابرال ضلع راولپنڈی کا نکاح مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء کو ہمراہ مبارکہ شوکت بنت میاں نور احمد صاحب ساکن کراچی مبلغ چار ہزار روپے ۴۰۰۰/- روپے مہر پر مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے آمین احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار منیر احمد کراچی)

منہاس الیکٹرک ورکس

میں

(۱) موٹر آرمیچر وائنڈنگ۔ صفائی مرمت اور
(۲) پنکھوں کی وائنڈنگ صفائی وغیرہ کی جاتی
(۳) ٹیوب ویل کی فٹنگ۔ مرمت صفائی نیز
(۴) استریاں۔ ہیٹر۔ بجلی کے چولہے وغیرہ مرمت کئے جاتے ہیں

بجلی کے ہر قسم کے کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

پروپرائٹر:- محمد سمیع اللہ خان منہاس گولبازار ربوہ
مکان کا پتہ: ۴۲ محلہ دارالرحمت شرقی متصل پہاڑی والی مسجد

ایک وسیع کوٹھی برائے رہن یا بیع

میں اپنی کوٹھی بالمقابل مسجد غربی دارالنصر ربوہ رہن یا بیع کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب موقعہ دیکھ کر تفصیلات طے فرما سکتے ہیں۔

عبداللطیف۔ معرفت (ٹھیکیدار بعیشہ) "انبساط" دارالنصر ربوہ

اکسیر اُپھارہ

کے ایک پیکٹ سے جانوروں کا جملک اُپھارہ فوراً غائب ہو جاتا ہے بند پیکٹوں میں یہ دوا ۲۰ سال تک موثر رہتی ہے غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت فی پیکٹ ۱/- روپیہ درجن یا زیادہ پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص دینی کاموں میں تھک کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے

استقلال سے دین کی خدمت میں لگے رہو اور کبھی تھک کر نہ بیٹھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقلال کے ساتھ دینی خدمات بجالانے اور قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک احمدی تھے اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ایک دوست نے سنایا کہ مَیں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا سلسلہ کی ضروریات کے لئے چندہ دیں وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندے کا ذکر سنکر کہنے لگے کہ مَیں بڑے بڑے چندے دے چکا ہوں اور اب مَیں سمجھتا ہوں مجھ پر کوئی چندہ نہیں۔ نتیجہ کیا نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ دوستوں نے ایک دن دیکھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تو وہ کہنے لگے کہ مَیں نے بڑی نمازیں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک لمبے عرصہ تک کام لینے کے بعد پنشن دے دیتی ہے خدا کیوں نہیں دے گا۔ تو دیکھو ایک چیز انہیں دوسری چیز کی طرف لے گئی۔ انہوں نے انکار کیا اور سمجھ لیا کہ میری عید آگئی نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے چندہ گیا اور پھر نماز ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ انہیں وفات دیدی ورنہ ممکن تھا وہ یہ بھی کہہ دیتے کہ خدا پر ہم بہت لمبا عرصہ ایمان لا چکے ہیں اب اس سے بھی پنشن ملنی چاہیئے۔ اور گو ان کا عملی حصّہ چھن گیا مگر وفات کی وجہ سے ان کا ایمانی حصّہ محفوظ رہا۔ یہ تو نہایت نمایاں اور کھلی مثال ہے لیکن اس قسم کی چھوٹی مثالیں قریباً ہر شخص اور ہر محلہ میں پائی جاتی ہیں کچھ دنوں تک لوگوں میں خدمتِ دین کا جوش رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصّہ لیتے ہیں لیکن چند دنوں کے بعد ہی قربانیاں چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا۔ یہ بے استقلالی کا مرض ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور بے استقلالی غلط اتکال کا نام ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے مَیں نے بہت کچھ کر لیا ہے اور اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہماری شریعت میں بہت کے معنے ہی کوئی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہیں کہتا کہ مَیں نے اپنے بندہ کو بہت دے دیا لیکن بندہ چند دن خدمت کرکے یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ مَیں نے بہت خدمت کر لی ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بندے تو خدا تعالیٰ کی دین کے متعلق یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے بہت کچھ دیدیا لیکن خدا یہ نہیں کہتا کہ مَیں نے اپنے بندے کو بہت کچھ دیدیا۔ چنانچہ دیکھ لو آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کچھ مدت تک انسانی ارواح کو جنت میں رکھ کر خدا تعالیٰ پھر انہیں جنت سے نکال دیگا اور دنیا میں واپس بھیج دے گا۔ مثل مشہور ہے داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کو ابدی جنت دوں گا لیکن آریہ کہتے ہیں کہ ابدی جنت کس طرح دے سکتا ہے اگر وہ دینے لگے تو اس کا خزانہ نعوذ باللہ خالی ہو جائے۔ یہ اعتراض در اصل ان کی اپنی فطرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کی اپنی فطرت میں چونکہ بخل ہوتا ہے اور یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ بہت کچھ دے چکے۔ بڑی خدمتیں کر لیں اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی وہی بات منسوب کر دیتے ہیں حالانکہ جنت کی نعماء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ واپس نہیں لیں گے بلکہ ہمارا انعام برابر چلتا چلا جائے گا اور در اصل عام مومن کے لئے وہی حقیقی عید ہے گویا جو نہ ہٹنے والی عید عام مومن کے لئے وہ جنت ہے اور جنت ہی بندے کا اصل مقام ہے۔ جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۲۔ فروری ۱۹۶۳ء)

مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کی روداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

(اس موقع پر حضور نے اس کی بعض تازہ مثالیں بھی بیان فرمائیں)

خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک سال میں ہم اتنے آگے نہیں بڑھے جتنا ہمیں بڑھنا چاہیئے تھا تو دل کانپ اٹھتا ہے اس تصور سے کہ خدا نے تو ہمیں خدمتِ اسلام کے لئے چُن کر ہماری عزت افزائی فرمائی لیکن ہم نے اس عزت افزائی کی قدر نہ کی۔ آج ہم نئے پروگرام بنانے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں اور سُستیوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

افتتاحی خطاب سے نوازنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کو اسٹیج پر آکر اجلاس کی بقیہ کارروائی جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کی ہدایت فرمائی چنانچہ اس اجلاس میں آپ کو حضور کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ کر حضور کی زیرِ ہدایت بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

بعدہٗ ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے حضور نے نمائندگان کے مشورہ سے حسب ذیل تین سب کمیٹیوں کی تشکیل منظور فرمائی اور ان کے صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مقرر فرمائے۔

(۱) سب کمیٹی برائے تجاویز متعلقہ صدر انجمن احمدیہ۔ تعداد اراکین ۷۴۔ صدر:۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب۔ سیکرٹری ۱:۔ مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد)۔ سیکرٹری ۲:۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔

(۲) سب کمیٹی برائے تجاویز متعلقہ تحریک جدید۔ تعداد اراکین ۔ ۳۵۔ صدر:۔ محترم شیخ محمود الحسن صاحب آف مشرقی پاکستان۔ سیکرٹری:۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔

(۳) سب کمیٹی برائے تجاویز متعلقہ وقفِ جدید۔ تعداد اراکین ۲۲۔ صدر:۔ محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان۔ سیکرٹری:۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد مجلسِ شوریٰ کا افتتاحی اجلاس ساڑھے پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال مجلسِ شوریٰ کے افتتاحی اجلاس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید، فضلِ عمر فاؤنڈیشن نیز ذیلی تنظیموں کے ۴۶۲ نمائندگان شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں ۶۵۰ مقامی زائرین اور بیرونجات سے آئے ہوئے ۳۱۸ مہمانوں نے بھی شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ +

درخواستِ دعا

خاکسار چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے نیز بعض پریشانیوں کی وجہ سے دل پر بہت اثر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (حمید الدین۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

طالبات جامعہ نصرت کی نمایاں کامیابی

قارئین کے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہوگا کہ امسال بورڈ کی طرف سے منعقدہ طالبات کے انگریزی تقریری مقابلہ میں جامعہ نصرت کی دو طالبات اوّل اور دوم قرار پائی ہیں نیز طالبات کے اردو تقریری مقابلہ میں بھی جامعہ نصرت کی طالبہ ہی اوّل قرار پائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اوّل آنے والی طالبات کو ۱۰۰ روپے کے پرائز بانڈز اور دوم آنے والی طالبہ کو ۷۵ روپے کے پرائز بانڈز بطور انعام دئے جائیں گے۔

انگریزی تقریر:۔

امۃ النصیر قریشی	اوّل
بشریٰ بٹ	دوم

اردو تقریر:۔

طیبہ صدیقہ	اوّل

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴